www.jamiabinoria.net

باب اوّل

توہینِ خداتعالیٰ

جل جلالہٗ

رضاخانی مذہب میں خدا کی شادی

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مریم علیہا رضی اللہ عنہا (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی بیوی ہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ قرآن مجید نے ان کے عقیدہ کو اس طرح ذکر کیا۔

وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ۔

اور یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کی شہادت ہے۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ۔

اور اسی طرح مشرکین مکہ کا عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا۔

مگر بیوی کا تعین ان سے منقول نہیں۔ بریلویوں نے اس مشکل کو بھی حل کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے العیاذ باللہ بیویوں کا تعین بھی کر دیا۔ چنانچہ احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ سہاگ مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں ان کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زنانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار شدید قحط پڑا۔ بادشاہ قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے۔ آپ انکار فرماتے رہے۔ کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں۔ جب لوگوں کی التجا و زاری حد سے گذری تو ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر فرمایا۔ مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ واپس لیجئے۔ سہاگن بیوی کا یہ کہنا تھا کہ گھٹا ئیں

پہاڑ کی طرح اٹھیں اور جل بھسم ہو گیا۔

(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ صفحہ ۹۳ مدینہ پبلشنگ کراچی)

اس قسم کی بے احتیاط زبان کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَ
تَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝

احمد رضا خاں بریلوی کتنی شرمناک بات کر گئے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے اس زنانہ صفت بزرگ کو خدا کی بیوی ثابت کر دیا۔ اعلیٰحضرت بریلوی کے دل میں اگر ذرا برابر بھی خدا کا خوف اور قرآن کریم پر ایمان کی معمولی رمق بھی ہوتی تو اس بزرگ کو خدا کی بیوی اور سہاگن ہرگز نہ بتاتے اور اس بزرگ کے اس جھوٹے دعویٰ سہاگ واپس لیجئے پر نکیر کرتے یا کم از کم اچھی سی تاویل کرتے جس سے بزرگ مذکور کا مطلب بھی اسلامی ہو جاتا۔ اور خدا تعالیٰ کی اہانت سے بھی بچ جاتے۔ ایک اور واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں کہ:

حضرت رنگی سہاگ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے۔ ادھر سے قاضی شہر جامع مسجد کو جاتے تھے۔ انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے۔ مردانہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے۔ اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں زیور اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لئے۔ خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی۔ فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں۔

(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ صفحہ ۹۴)

www.jamiabinoria.net

بلکہ بجائے تاویل و تشریح کرنے کے الٹا خدا تعالیٰ کی بیوی ہونے پر ایک جھوٹا قصہ بیان کر دیا۔ آخر اس من گھڑت اور جھوٹی کہانی سے اعلیٰحضرت بریلوی کا مطلب کیا ہے۔ بالکل صاف ظاہر ہے کہ احمد رضا خان بریلوی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بھی بیویاں ہیں اور اس قصہ کو قرآنی آیت بنا کر بیان کر رہے ہیں۔ تاکہ ان کے مدعا کی دلیل بن جائے۔ اس کے علاوہ اور مطلب بھی کیا ہو سکتا ہے۔

سچ کہا ہے کسی اللہ والے نے۔

ـــــ سب نے عقل لے گئے ـــــ

مطلب یہ ہے کہ جس شخص سے خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے تو اس سے عقل چھین لیتا ہے۔

بریلوی مذہب سے توبہ ہزار بار توبہ

خدا کو چھوڑو!

پیر کو پکڑو

بریلوی مذہب کے مولوی احمد یار خان گجراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جاء الحق میں لکھتے ہیں

۱۔ پیر کا مرید کے پاس حاضر و ناظر ہونا۔

۲۔ مرید کا تصور شیخ میں رہنا۔

۳۔ پیر کا حاجت روا ہونا۔

۴۔ مرید خدا کو چھوڑ کر اپنے پیر سے مانگے۔

۵۔ پیر مرید کو بعد از موت بھی مدد کرتا ہے۔

۶۔ پیر مرید کا دل جاری کر دیتا ہے۔

(تفسیر جاء الحق ص ۱۵۸)

لیجئے اب تو خدا سے مکمل چھٹی ہوئی جو کچھ لینا ہو بس پیر کی چوکھٹ سے مل جائیگا۔ العیاذ باللہ

بریلوی مذہب کی تفصیلات سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو خداوند کریم کی ذات سے چڑ ہے۔ اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ لوگ در اصل خدا تعالیٰ کے وجود کا اس سے لوگوں سے انکار کروانے پر تلے ہوئے ہیں اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ جب مرید اپنے پیر کو ان چھ باتوں پر قادر مطلق سمجھے گا تو خدا کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے!

پیر بڑا، خدا چھوٹا

> ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ
> میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں ۔
> فوائد فریدیہ صفحہ [illegible]

یہ عقیدہ کفریہ ہے کیونکہ باری تعالیٰ کو حادث ماننا لازم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حدوث سے پاک ہے، باری تعالیٰ قدیم سے ہے اور ہمیشہ رہیں گے۔ اس کو قرآن نے واضح کیا اور فرمایا ھو الاول والآخر والظاھر والباطن الخ

نیز یہ عقیدہ کسی بدمذہب کا بھی نہیں ہے۔ پرانے فلاسفہ بھی ذات باری کے قدیم کے قائل ہیں حتیٰ کہ ان فلاسفہ نے تو صفات کا بھی انکار کر دیا کہ اس میں شبہ حدوث لازم آتا ہے بہرحال اگر بالفرض والمحال اللہ تعالیٰ ابوالحسن خرقانی سے دو سال بڑے ہیں۔

تو بتایا جائے کہ ابوالحسن خرقانی کے والد سے کتنے سال چھوٹے ہیں۔ نیز اس سے یہ لازم آئیگا کہ ابوالحسن خرقانی سے پہلے آدم علیہ السلام اور اس سے پہلے جتنی مخلوق پیدا ہوئی ہے اس کا خالق کوئی اور ہے، اللہ تعالیٰ نہیں ہیں۔ نیز یہ بھی سوچنے والی بات ہے۔ آخر جب باری تعالیٰ کو ابوالحسن خرقانی سے دو سال بڑا مانا جائے تو باری تعالیٰ کی عمر معلوم ہو گئی کہ کتنی ہے۔ اب میں رضاخانی امت سے پوچھتا ہوں کہ تمہارے خدا کی اب کتنی عمر ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

www.jamiabinoria.net

یہ بھی کوئی عقیدہ ہے کہ جو مرضی آئے کہہ دیا۔ نہ دیکھا کہ اس میں کسی کی توہین ہے یا تعظیم اور نہ دیکھا کہ اس سے ایمان باقی رہتا ہے یا چلا جاتا ہے۔ ہاں اس طرح فطرتی بدمذہب ہو اس کو ایمان سے کیا تعلق؟

حضرات: ایمان بہت بڑی نعمت ہے، ان خرافات کے ساتھ اس کو تباہ نہ کریں اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنائیں۔ آیئے دین سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ دین وہ ہے جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے لے کر آئے اور جو پاک و ہند میں اہلسنت والجماعت علماء دیوبند نے سمجھا اور سکھایا جو ان خرافات سے مبرا اور منزہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ سچے علماء کا دامن ہمیشہ کے لیے پکڑ لیں، تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور ہمیں جنت نصیب ہو۔

پیر کی خدا سے کشتی

"حضرت ابو الحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور مجھے پچھاڑ دیا" (فوائد فریدیہ ص ۸۳) معہ

اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کفریہ عقیدہ ہے۔ کیونکہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے لیس کمثلہ شئی "اللہ تعالیٰ کے مثل کوئی چیز نہیں"۔ کشتی کے لیے میدان ضروری ہے آخر جب بڑے پہلوان کشتی کرتے ہیں تو تماشہ بین ضروری ہیں۔ قابل دریافت بات یہ ہے کہ یہ کشتی اتفاقاً ہوگئی یا پہلے سے ایک دوسرے کو چیلنج دیا ہوا تھا۔ ساتھ سب تو اگر پہلے سے چیلنج تھا تو پھر یہ چیلنج اللہ تعالیٰ نے دیا تھا یا کہ پیر صاحب نے؟ نیز کشتی کے میدان میں ثالث بھی ہوا کرتا ہے کہ اس کشتی میں ثالثی کس نے کی۔ کیا پیر صاحب اوّل نیچے آ گئے یا پہلے زور آزمائی کرتے رہے بعد

www.jamiabinoria.net

میں نیچے آ گئے ۔ ساتھ کی عبارت اس پر دال ہے کہ میں خدا سے دو سال چھوٹا ہوں چونکہ دو سال کا کوئی فرق شمار نہیں کیا جاتا ۔ عرف میں ہمسر ہی گنا جاتا ہے تو عزیز زور آزمائی ہوئی ہو گئی اور جیتنے والے کو لوگ کندھوں پر اٹھاتے اور انعام و اکرام سے نوازتے ہیں ۔ یہاں کیا انعام نصیب ہوا ۔ اور کچل دیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ نظریہ ایسا غلط نظریہ ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی اگر دیکھیں تو شرمائیں گے کہ ہم نے صرف اتنا کیا ہے انبیاء کو صرف خدا کا بیٹا تسلیم کیا ہے تو ہمارے حق میں قرآن نے کہا قالت الیہود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ذلک قولہم بافواہہم الخ اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ الخ

بیٹا ماننا اس نظریہ سے کم درجہ کا کفر ہے ۔ کیونکہ بیٹا کبھی باپ سے کشتی نہیں کرتا کشتی ہمیشہ ہمسروں میں ہوا کرتی ہے ۔ ہمسر آج تک کسی مشرک نے نہیں مانا ماسوائے رضا خانی امت کے ۔ مشرکین مکہ بھی ہمسر نہیں مانا کرتے تھے ، وہ شرک کرتے تھے لیکن اتنا قبیح شرک نہیں ہوا کرتا تھا جیسا کہ انہوں نے کیا ہے طواف کرتے وقت تلبیہ میں لا شریک لک کے بعد الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک کہتے ۔ یعنی کہ وہ شریک تیرے شریک ہیں جن کا تو مالک ہے ۔ اور جو کچھ ان کے ملک میں ہے ان کا بھی تو مالک ہے ۔ لیکن یہاں تو حد ہو گئی کہ مقابلہ میں آ کر کشتی شروع ہو گئی پھر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حق تعالیٰ نے پیر صاحب کو پچھاڑ دیا اور اگر معاملہ برعکس ہوتا تو دنیا تباہ ہو جاتی ۔ توحید توحید کرنے والے تو دنیا میں منہ دکھانے کے نہ ہوتے ۔ ہاں ان بے احمد رضا کا کوئی بنا ہوا خدا ہو گا جس نے خدا تعالیٰ سے کشتی کی ہے ۔ اہلسنت والجماعت علماء دیوبند ایسے خدا سے بری ہیں ۔ جو کشتی کرتے پھریں ۔ ہمارا خدا تو وہ خدا ہے جو ہر عیب سے پاک ہے ۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے

خدا بھی پیر کا وظیفہ پڑھتا ہے

(نقل کفر کفر نہ باشد)

> ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں
> وہ تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

— حدائق بخشش ج ۲ ص [illegible]

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ غوث اعظم کے ذکر میں لگے رہتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا کفر ہے۔ تمام امت محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ جملہ کائنات خداوند کریم کا ذکر کرتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر بے جان دلوں کو جلا بخشتا ہے۔ وہ کیوں کسی کا وظیفہ پڑھے۔ مگر اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ یہ تصور غلط ہے۔ بلکہ یہ بات فرسودہ ہو گئی ہے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت سے اپنی اخروی زندگی کے تحفظ کے سامان فراہم کرتے تھے۔ مگر اب قانون بدل گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ شیخ عبدالقادر جیلانی کی عبادت کر کے اپنی خدائی کے بچانے کا حیلہ ڈھونڈتے ہیں۔ العیاذ باللہ

خدا نبی کا منشی ہے

بریلوی مذہب میں خدا تعالیٰ حضور کے ماتحت ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے جائیں اور خدا تعالیٰ آپ کا منشی بن کر قلم دان لیے سر تا پا تعمیل حکم کرتا جائے۔ والعیاذ باللہ

ط مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

www.jamiabinoria.net

اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں :-

> نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
> ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا
>
> (حدائق بخشش ج ۱ ص ۲۰)

احمد رضا خان بریلوی نے حدیث انما انا قاسم واللہ یعطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بانٹنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ دینے والے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضور نعمتیں بانٹتے ہیں مگر نہیں کہتے کہ دینے والا خدا تعالیٰ ہے بلکہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی لگا ہوا ہے۔ معاذ اللہ

محدثین نے اس حدیث کو باب العلم میں روایت کرتے ہیں پس اس سے مراد ان علمی فیوض و برکات کی تقسیم ہے جن کے پھیلانے اور بانٹنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔

علماء اہلسنت میں سے کسی نے اس حدیث سے کن فیکون کے اختیارات اور رزق دینا، اولاد دینا، شفا دینا اور زندگی دینے وغیرہ کی نعمتیں مراد نہیں لیں۔ علمی فیوض و برکات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں تقسیم فرمائے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی ملا جتنا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر فرمایا اور وہی ان کا دینے والا تھا۔ آفتاب کا نور ہر جگہ برابر پھیلتا ہے۔ لیکن ہر جگہ اور ہر چیز اپنی فطرت اور ظرف کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علمی فیوض و برکات قولاً و عملاً عام پھیلائے۔ لیکن ہر ایک نے اسے اپنے اپنے فہم اور استعداد کے مطابق حاصل کیا۔ پس دینے

www.jamiabinoria.net

والا اللہ ہی ہے۔ جو فہم و مستعد دعا فرماتا ہے۔ اور فیض بدلنے کے فیصلے کرتا ہے۔ بریلوی مذہب میں مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، اولاد دینا اور شفا دینا وغیرہ سب خدائی قدرتیں اور کن فیکون کے سب اختیارات بعطائے الٰہی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ ان سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو بھی حاصل ہیں۔

> احمد سے احمد اور احمد سے تجھکو
> کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
>
> (حدائق بخشش ج ۱ ص ...)

اعلیٰحضرت بریلوی صاحب نے اس قاسم کا وہ معنی مراد نہیں لیا جو علماء اہلسنّت کا عقیدہ ہے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ہر نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے ہیں اور عطائی طاقت ایکردی گئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں۔ زمین و آسمان اور دونوں جہان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصرف جاری ہے ہر نعمت آپ کے ہاتھ سے ملتی ہے

www.jamiabinoria.net

خدا بے اختیار!

العیاذ باللہ

حامیِ بدعت ماحیِ سنت اعلیٰحضرت بریلوی ایک جگہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے بسی بیان کرتے ہوئے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے یوں لکھتے ہیں

"ربّ عزّ و جل نے غزوہ احزاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنی چاہی اور شمالی ہوا کو حکم دیا کہ جا میرے حبیب کی مدد فرما اور کافروں کو نیست و نابود کر دے ہوا نے انکار کر دیا۔ اور کہا اَلْحَلَائِلُ لَا یَخْرُجْنَ بِاللَّیْلِ (بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں) فاعقمہا اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے اس کو بانجھ کر دیا) اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا"

(ملفوظات احمد رضا خاں ج ۴ صفحہ ۹۳) ہ

یہ بھی احمد رضا خان بریلوی کا جھوٹ ہے۔

۱۔ اس روایت کا کتب حدیث میں کہیں تذکرہ نہیں۔

۲۔ شمالی ہوا کو بانجھ کہنا اور اس سے بارش کا نہ ہونا یہ بھی لغو اور باطل ہے میرا اپنا تجربہ ہے کہ شمالی ہواؤں سے بھی بارش ہوتی ہے۔ یہ جھوٹ اعلیٰحضرت بریلوی نے اس لیے بولا تاکہ اپنی امت کو خدا کی بے بسی دکھا سکیں اور لوگوں کو باور کرا سکیں کہ خداوند کریم تو اب نعوذ باللہ ریٹائرمنٹ کی مدت گزار رہے ہیں ان کے اختیار میں تو کچھ ہے نہیں اسی لیے تو ہوا نے اپنے حکم سے انکار کر دیا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق جب احمد رضا خاں اور اس کے

www.jamiabinoria.net

منجمین کوئی بات کرتے ہیں تو وہاں بے اختیاری کی بو آتی ہے لیکن جب ولیوں اور پیروں کا بیان آتا ہے تو ماشاء اللہ موت وحیات ریت کے ذرات درختوں کے پتے بارش کی بوندیں اور انقلابات عالم وغیرہ کے اختیارات بڑی دلیری اور ڈھٹائی سے تفویض کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں تو آپ نے بریلوی مذہب مختصراً لیا۔ اب ذرا اولیاء کرام کے بارے گوہر فشانی ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ خدا کون ہے اور ولی کون!

کئی اولیاء اللہ کی شان ہے اولیاء اللہ جس چیز کے لیے کن کہتے ہیں وہ فوراً پیدا ہو جاتی ہے۔ اولیاء غیب دان ہیں۔ اور مشکل کے وقت تشریف لا کر دستگیری فرماتے ہیں۔ اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں

الجنۃ لاہل السنۃ ص ۵۰

دیکھا اولیاء اللہ کے اختیارات کس وسعت بے ایمانی سے دیئے جا رہے ہیں۔ اور دیک عبارت اللہ تعالیٰ کے اختیارات کے بارہ میں بھی دیکھ چکے ہیں۔ میں نے اس عبارت کو استشہاد کے لیے پیش کیا ہے کہ بریلویوں کے نزدیک اولیاء اللہ کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے اختیارات سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو تھوڑا سا تبصرہ عرض کروں۔

اس عبارت میں یہ دو جملے پھر سے پڑھیں۔

۱۔ مشکل کے وقت تشریف لا کر دستگیری فرماتے ہیں۔

۲۔ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔

اگر پہلا جملہ صحیح ہے تو دوسرا غلط اور اگر دوسرا صحیح ہے تو پہلا غلط۔ جو ہر جگہ موجود ہو اس کا تشریف لانا کیسے ممکن؟ اور جو تشریف لانے والا اس

www.jamiabinoria.net

کا ہر جگہ ہونا چہ معنی دارد!

اِس عبارت کو پڑھتے جایئے اور رضا خانیہ کے معقل کا ماتم کرتے جایئے۔

اللہ کو پکارنا شیطانی وسوسہ

العیاذ باللہ

ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادی دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کے مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اسوقت موجود نہیں تھی۔ جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا، عرض کی میں کس طرح آؤں، فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ، اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید یا جنید کہلواتے ہیں، میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔ اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا حضرت میں چلا، فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا۔"

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی ج ۱ ص ۱۱۱)۱؎

۱؎ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

www.jamiabinoria.net

احمد رضا خان بریلوی نے اپنے ملفوظات میں ایسی جھوٹی اور من گھڑت کہانیوں کا سہارا لیتے ہوئے اولیاء کرام کو مصیبت کے وقت پکارنے اور ندائے غیر اللہ کا جواز نکالا ہے یہ بھی اعلیحضرت بریلوی کا جھوٹ ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین

پھر دلیری اور جہالت ملاحظہ فرمایئے کہ خدا تعالیٰ کو پکارنے کو شیطان لعین کا وسوسہ کہہ رہے ہیں۔ یہ ہے بریلوی مذہب کی تعلیم یہ لوگ اسی لئے غیروں کو پکارنے اور ان سے مصیبت کے وقت امداد مانگتے ہیں کیوں کہ خدا تعالیٰ سے مانگنے اور اسے مصیبت کے وقت پکارنے کو شیطان لعین کے وساوس اور دھوکوں سے ایک وسوسہ اور دھوکہ تصور کرتے ہیں۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

علاوہ ازیں قرآن نے مشرکین کے بحری سفر کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا

اذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین

جب مشرک لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں لیکن آج کا یہ ملحد اور زندیق اپنے آپ کو محبِ رسول کہتا ہے اور حضور علیہ السلام کے پروگرام کو محض چند باطل نظریات کے مقابلہ میں رد کر دیتا ہے۔ کیا حضور علیہ السلام نے ۲۳ سال تک کی سختی کے ساتھ اس لئے گزارے تھے کہ میری امت یا جنید یا جنید پکارتی ہوئی دریا سے پار ہوا کرے اور آپ کی مدنی زندگی اور مشکلات کہ اپنے گھر کی آگ نہ جلی، بھوکے پیٹ جنگیں کیں اور مسئلہ توحید واضح کیا کہ بعد والے لوگ آکر صرف بدعات اور خرافات